روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 48 | بدھ 8 شوال 1416ھ ' 28 تبلیغ 1375ھش ' 28 - فروری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں

عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے اور دور اندیش وہ ہے جو مصیبت سے پہلے اس سے بچنے کی فکر کرے۔ انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر برے کاموں سے توبہ کرے کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا بدکار' بدمعاش کو تو ہر دم اظہار راز کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشا کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر' فریب' کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہو گئے۔ ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ (عبادت) میں دعائیں مانگو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 506)

انسان کیلئے ایک ہی آرام کی جگہ ہے اور وہ خدا کی گود ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کا قاعدہ ہے کہ خاص وقت میں فرض کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ پس دعا کا خاص وقت میں زیادہ قبول کرنا رحم اور شفقت سے کیا گیا ہے۔ ورنہ اس کے رحم کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ مگر بہت ہوتے ہیں جو اس فضل کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں۔ باقی دنوں میں تو اس لئے فائدہ نہیں اٹھاتے کہ وہ رمضان نہیں اور رمضان میں اس لئے کہ توفیق نہیں ملتی۔ اسی طرح اور دنوں میں تو اس لئے دعا نہیں کرتے کہ جمعہ نہیں۔ اور جمعہ کو اس لئے کھو دیتے ہیں کہ ان کو دعا سے مس نہیں۔ پھر دن کو اس لئے کھوتے ہیں۔ کہ راتیں قبولیت دعا کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ اور رات سے اس لئے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ کہ نیند کو نہیں چھوڑ سکتے۔ غرض ایک وقت کو دوسرے پر ٹالتے ہیں اور دوسرے میں اس لئے کچھ حاصل نہیں کر سکتے کہ محنت سے جی چراتے ہیں۔

اس لئے ان پر کوئی وقت دعا کا نہیں آتا۔ ان کی مثال بعینہ اس بچہ کی سی ہوتی ہے۔ جو ماں باپ سے ناراض ہو کر ایک اندھیرے مکان میں جا کر بیٹھ جائے۔ اور وہاں اس کو کانٹے چبھنے اور بھڑیں کاٹنے لگیں۔ ایسا انسان خدا سے ناراضگی اختیار کرتا ہے اور اس سے بھاگتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے ملک سے نکل جائے' مگر کہاں انسان اس کے ملک سے نکل سکتا ہے جس نے نادانی سے خدا کو چھوڑا اس کے لئے دنیا و آخرت میں کوئی مقام آرام کا نہیں۔ ایسا شخص اپنا آپ قاتل ہے اور اپنے آپ کا خود خون کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کے لئے ایک ہی آرام کی جگہ ہے اور وہ خدا کی گود ہے۔ اور یاد رکھو کہ خدا کی گود صرف محمد ﷺ کے لئے۔ صرف موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ خدا ہر گنہگار کے لئے اپنی گود پھیلائے کھڑا ہے کہ آئے اور اس کی گود میں جگہ پائے۔ محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا کو ایک بندہ کے تائب ہونے پر اتنی خوشی ہوتی ہے کہ ایک ماں کو اپنا گم شدہ بچہ پانے پر بھی اتنی خوشی نہیں ہو سکتی۔ باقی صفحہ 7 پر

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ لوگوں کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے اجلاس منعقدہ 13- جنوری 1996ء بمقام بیت الفضل مندرجہ ذیل قرارداد بہ اتفاق رائے منظور کی گئی۔

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے جملہ اراکین مجلس عاملہ کا یہ اجلاس محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم اور گہرے دکھ کا اظہار کرتا ہے۔

آپ نے 1938ء میں اپنی زندگی وقف کی اور 1940ء سے آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ساتھ ایک لمبا عرصہ تک خدمت کی توفیق پائی۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے متعدد مرتبہ آپ کے کام کی تعریف فرمائی اور انعامات سے نوازا۔ اسی طرح آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اور موجودہ امام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے عہد میں بھی خدمت دین کی توفیق ملتی رہی۔ مولانا موصوف 20 سال سے زائد عرصہ تک جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ میں استاد رہے۔ اسی طرح آپ ادارۃ المصنفین کے مینجنگ ڈائریکٹر اور (-) پبلیکیشنز کے مینجنگ گورنر بھی رہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ کے دوسرے شعبوں میں بھی مختلف خدمات کی توفیق پائی۔

ہم خدائے بزرگ و برتر کے حضور دست بدعا اور سر بسجود ہیں کہ وہ ذات بابرکات مولانا موصوف کو اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم ہیں جملہ اراکین مجلس عاملہ
جماعت احمدیہ اسلام آباد

ولادت

○ مکرم مبشر احمد قرین صاحب ابن مکرم عبداللطیف خان صاحب نتھا حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 96-1-26 کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "ملاحت مبشر" عطا فرمایا ہے۔ بچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک خادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28- تبلیغ 1375 ھش 28 - فروری 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پرواہ کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پرواہ نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔

○ خدا کا بننا اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر ایک گھنٹہ اور رات میں انسان ذکر الٰہی میں رہے۔ ذکر الٰہی سے مراد یہ نہیں کہ تسبیح پکڑ لے بلکہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کام شروع کرتے وقت اس کو اس بات کا دھیان ہو کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔ جب اس طرح انسان کامل بن جاتا ہے تو خدا اس کا بن جاتا ہے اور حسب۔ (وہ صاحب ایمان کا دوست ہے) اس کو ہر موقعہ پر غموم وہموم سے بچاتا ہے۔

○ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں ان کو دو جنت ملتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک جنت تو وہ ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے۔ دوسری جنت اسی دنیا میں عطا ہوتی ہے اور یہی جنت اس دوسری جنت کے ملنے اور عطا ہونے پر بطور گواہ ٹھہر جاتی ہے۔ ایسا (صاحب ایمان) دنیا میں بہت سے دوزخوں سے رہائی پاتا ہے۔ مختلف قسم کی بداخلاقیاں یہ بھی دوزخ ہی ہیں۔ جن چیزوں سے شدید تعلق ہو جاتا ہے۔ وہ بھی ایک قسم کا دوزخ ہی ہے۔ کیونکہ پھر ان کو چھوڑنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً مال سے محبت ہو اور اسے چور لے جائیں تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ایسے لوگ مر ہی جاتے ہیں یا ان کی زبان بند ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر اور جن فانی اشیاء سے محبت ہے اور تلف ہو جائیں یا مر جاویں تو اس کو سخت رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔

○ یہ بالکل سچ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہو گا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت اور خوف ہو گا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رعب اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جن اشیاء سے ڈرتا ہے، پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے تو اس راستہ سے نہیں گزرے گا۔ اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جاوے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اس کو گناہ پر دلیری اور جرات نہ ہو۔ زمین پر پھر اس طرح سے چلتا ہے جیسے مردہ چلتا ہے۔ اس کی روح ہر وقت خدا تعالیٰ کے پاس ہوتی ہے۔

○ پس جو لوگ ایمان لاتے اور اچھے عمل بجا لاتے ہیں وہ ان باغوں کے وارث ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو باغ کے ساتھ مشابہت دی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس آیت میں بہشت کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔ گویا جو رشتہ نہروں کو باغ کے ساتھ ہے۔ وہی تعلق اور رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جس طرح پر کوئی باغ یا درخت بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا اسی طرح پر کوئی ایمان بغیر اعمال صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر ایمان ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں تو ایمان ہیچ ہے اور اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں۔ پس (کلام الٰہی) نے جو بہشت پیش کیا ہے اس کی حقیقت اور فلاسفی یہی ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور اعمال کا ایک ظل ہے اور ہر شخص کی بہشت اس کے اپنے اعمال اور ایمان سے شروع ہوتی ہے اور اس دنیا میں ہی اس کی لذت محسوس ہونے لگتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ اور نہریں نظر آتی ہیں۔ لیکن عالم آخرت میں یہی باغ کھلے طور پر محسوس ہوں گے اور ان کا ایک خارجی وجود نظر آ جائے گا۔

○

سوچتی آنکھوں میں عکسِ رائیگاں رہ جائے گا
خواب بجھ جائیں گے خوابوں کا دھواں رہ جائے گا

کچھ نہ ہو گا آسماں پر چند چیلوں کے سوا
ساحلِ دریا پہ پاؤں کا نشاں رہ جائے گا

دیر تک دیتا رہوں گا اپنے ہونے کا پتہ
ڈوب جائے گا سفینہ بادباں رہ جائے گا

خواہشیں دیوار بن کر راہ میں آجائیں گی
فاصلہ یہ تیرے میرے درمیاں رہ جائے گا

چھوڑنا ہو گا زمانے بھر کو تیرے واسطے
اور میرے پاس پھر تو بھی کہاں رہ جائے گا

جھلملاتے عکس لے جائے گی بادِ بے نشاں
کنجِ دل میں ایک رنجِ رائیگاں رہ جائے گا

آنکھ گم ہو جائے گی آخر تلاشِ ابر میں
اور دل میں نقش یادِ رفتگاں رہ جائے گا

اکرم محمود

بادبانوں کے سہارے ہم سفر کرتے رہے
اور ہواؤں کے بدلتے رخ سے ہم ڈرتے رہے
جو ہماری پشت پر تھا ہاتھ وہ اوجھل رہا
حیف ہے اس ذات سے صرفِ نظر کرتے رہے

ابو الاقبال

تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ، دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاسر منصور احمد

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ‘

قدرت کا یہ عجیب دستور اور قانون فطرت ہے کہ وہ عظیم شخصیات جنہوں نے دنیا میں منفرد مقام ومرتبہ پر پہنچنا ہوتا ہے انہیں روز اول سے ہی دنیا میں حالات واقعات اور ماحول ان کے ساتھ منفرد انداز میں پیش آتے ہیں۔

اسلامی تاریخ میں اور خاص طور پر عشرہ مبشرہ میں منفرد انداز ومقام کی مالک شخصیت حضرت علیؓ ابن ابی طالب کی ہے۔ آپؓ کی شخصیت مزید کسی تعارف وتمہید کی محتاج نہیں آپ کا نام کان سنتے ہی اور زبان پر آتے ہی حضرت علیؓ ابن ابی طالب کی شخصیت کا مقام ومرتبہ ذہن میں آجاتا ہے۔

آپؓ کو روز اول سے یہ انفرادیت حاصل ہوئی جو آخر دم تک رہی۔

پیدائش حضرت علیؓ 23 رجب کو خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسد حرم کا طواف کر رہی تھیں کہ آپ کے درد شروع ہوا۔ وہ وہیں بیٹھ گئیں۔ دعائیں کرنے لگیں کہ حضرت علیؓ پیدا ہوئے۔ اس وقت حضور ﷺ کی عمر 27 برس تھی پیدائش کی خبر سنتے ہی آپؐ خود تشریف لائے اور علیؓ نام رکھا۔

حسب ونسب آپ کا نام علیؓ ہے اور آپ کے والد کا نام ابو طالب آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔ آپؓ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔

علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن کلاب بن عمرو بن کعب آپ حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔ آپؓ کی والدہ اور والد دونوں بنی ہاشم میں سے تھے۔

نام حضرت علیؓ کے یوں تو بہت نام ہیں لیکن تین نام یہ ہیں علیؓ۔ اسدؓ اور حیدرؓ

کنیت ابو الحسن‘ ابو الحسین‘ ابو محمد۔ ابو تراب۔ اور ابو سبطین آپؓ کی کنیتیں تھیں۔

القاب المرتضیٰ‘ اسد اللہ امیر المومنین قائد امام المتقین۔ باب العلم آپؓ کے القاب ہیں۔

حلیہ آپؓ کا قد قدرے چھوٹا تھا۔ دوہرا جسم‘ جسم پر بال۔ ڈاڑھی گھنی رنگ گندمی سیاہ پتلیوں والی بڑی بڑی آنکھیں۔ چہرے سے رعب ٹپکتا تھا۔ بازو بھرے ہوئے۔ کلائیاں پتلی۔ اسی طرح رانیں بھری بھری اور پنڈلیاں پتلی تھیں۔

پرورش وتربیت آپؓ کی پرورش اور تربیت خود حضور اکرم ﷺ نے فرمائی۔

ابھی آپؓ بہت ہی چھوٹے سے تھے کہ آپؓ کو حضور اکرم ﷺ اپنے گھر لے آئے اور آپؐ کی خود پرورش کرنے لگے۔

حضرت علیؓ نے اپنے بچپن کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"کہ میں رسول ﷺ کے پیچھے پیچھے اس طرح رہتا تھا۔"

"جیسے نافہ کا بچہ نافہ کے پیچھے رہتا ہے۔"

خوراک آپؓ کھانے میں جو کی روٹی‘ جو کے ستو اور نمک کا پانی اور سرکہ استعمال کرتے تھے۔ "

علم آپؓ کے عالم ہونے کے سلسلے میں ایک مشہور حدیث یہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

(ترجمہ) میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔

جن علوم میں حضرت علیؓ کو پوری قدرت حاصل تھی۔ وہ یہ ہیں۔

علم القرآن۔ علم القرأت۔ علم التفسیر‘ علم الحدیث‘ علم الفقہ‘ علم التورات‘ علم الانجیل‘ علم التصوف۔ علم الکلام۔ علم الفرائض۔ علم کتابت۔ علم ہیئت۔ علم حساب اور شاعری۔

جب اعلان نبوت ہوا اور لوگ اسلام کی لازوال دولت سے مالا مال ہونے لگے ان میں سب سے کم عمر ایمان لانے والی شخصیت حضرت علیؓ کی ہے۔

آپؓ کو بچپن سے ہی معلم کائنات کا قرب حاصل ہوا تھا۔

شہنشاہ دوعالم ﷺ کی تربیت کی بدولت علم وفضل۔ صداقت وحکمت‘ علم وعرفان۔ فہم وفراست۔ تحمل و۔ استقلال۔ فراخدلی۔ صبر وقناعت اور کمالات انسانی آپ پر نازاں تھے۔

حضرت امام احمد ابن حنبل کا مقولہ ہے حضرت علیؓ کے جتنے مناقب منقول ہیں کسی دوسرے صحابیؓ کے نہیں۔"

حضرت علیؓ کی حاضر جوابی بے مثال ہے کہ ایک شخص نے آپؓ سے پوچھا‘ اگر کسی کو مکان کے اندر بند کر دیا جائے اور اس کے دروازے بند کر دیئے جائیں تو اسے رزق کہاں سے آئے گا۔

آپؓ نے فرمایا!

جہاں سے اس کی اجل آئے گی۔

آپؓ ایک مرتبہ مسجد کی جانب تشریف لیجا رہے تھے۔ کہ ایک شخص یہ سوچ کر آیا کہ آج آپؓ سے ایسا سوال پوچھا جائے اس کا جواب نہ دے سکیں۔ اور آپؓ کی نماز قضا ہو جائے۔

وہ کہنے لگا یہ بتائیں کہ

کون سے جانور انڈے دیتے ہیں اور کون سے بچے۔

آپؓ نے فوراً فرمایا کہ

جن کے کان" اندر کی طرف ہوتے ہیں وہ انڈے دیتے ہیں اور جن کے کان باہر ہوں گے وہ بچے دیتے ہیں۔"

حضرت علیؓ کے اس ایک فقرے پر چودہ سو سال کے تجربات نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ بات بالکل درست ہے۔

اعزاز جب ابو جہل نے حضور ﷺ کو قتل کرنے کے لئے کفار مکہ نے ان کے گھر کو گھیرے میں لے لیا اور اللہ کے حکم سے آپ صلعم نے ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ مکہ والوں کی امانتیں لوٹانے کے لئے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لیٹنے کی ہدایت کی۔ اور روانہ ہو گئے حضرت علیؓ حضور ﷺ کے بستر پر محو خواب رہے گھر کا محاصرہ کرنے والے دشمنان اسلام کو معلوم نہ ہو سکا۔ صبح جب آپؓ بستر مبارک سے جاگے تو دشمنوں کو بہت غصہ آیا۔

آپ اہل مکہ کی امانتیں لوٹانے کے بعد ہجرت فرما کر مدینہ پہنچے۔

آنحضرت ﷺ کے بستر پر آپؐ کے حکم سے لیٹنے کا اعزاز صرف اور صرف حضرت علیؓ کو ہی حاصل ہوا۔

احترام حضرت علی آنحضرتؐ کا کتنا احترام کرتے تھے اس کا کچھ اندازہ صلح نامہ حدیبیہ تحریر کرتے وقت جب مشرکین مکہ نے محمد رسول اللہ کی بجائے محمد بن عبد اللہ لکھنے پر ضد کی تو آپؓ نے رسول اللہ کا لفظ کاٹنا بے ادبی خیال کیا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے خود اپنے ہاتھوں سے کاٹا۔

فاتح خیبر جب خیبر کا قلعہ قموص باوجود کوشش کے فتح نہ ہو سکا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ

کل میں علم اس کو دوں گا جس کو خدا کل کامیابی دے گا۔ اگلے دن آپؓ کو علم عطا ہوا اگرچہ حالات نامناسب تھے آپؓ نے اس قلعہ کو فتح کر کے اسلامی پرچم لہرایا اور اس فتح پر حضرت علیؓ کو "فاتح خیبر" کے لقب سے نوازا گیا۔

غزوہ بدر کے بعد مختلف غزوات میں آپؓ نے شرکت کی اور بہادری اور جاں نثاری کے بے شمار جوہر دکھائے۔

نکاح حضرت علیؓ کا پہلا نکاح حضور ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سے 2۔ ہجری میں ہوا۔ آپ نے اپنی ڈھال بیچ کر حق مہر ادا کیا۔ جہیز میں ایک چارپائی ایک سادہ بستر‘ ایک چادر‘ ایک مشکیزہ‘ مٹی کے دو گھڑے۔ لکڑی کا ایک پیالہ اور ایک چکی اور ایک تکیہ ملا۔

نبی اکرم ﷺ کے دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد خلافت راشدہ میں مجلس شوریٰ کے اہم رکن تھے۔

21 ذوالحجہ 25 ہجرت کو آپؓ نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہوئے ایک فصیح وبلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں کی توجہ ان کی ذمہ داریوں کی طرف دلائی۔

آپ کا دور خلافت تقریباً 5 سال کا تھا جس میں داخلی مسائل شدید نوعیت کے تھے اور حضرت عثمان کی شہادت اور قاتلوں کی گرفتاری کا مسئلہ نازک صورتحال اختیار کر گیا تھا۔ جنگ نہروان کے بعد ایک خارجی عبد الرحمٰن بن ملجم نے 19 رمضان المبارک کو حالت سجدہ میں زہر سے بجھی ہوئی تلوار سے وار کیا۔ آپؓ شدید زخمی ہو گئے۔ دو روز زخمی رہنے کے بعد 21 رمضان المبارک کی رات چار سال 9 ماہ کا دور خلافت گزار کر تریسٹھ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپؓ نے زخمی حالت میں وصیت فرمائی تھی کہ اگر میں جانبر نہ ہو سکوں تو قاتل کو ایک ہی وار سے قتل کیا جائے اور ایک خون کے بدلے میں ایک ہی خون کیا جائے۔

آپ بمقام "حزی" جسے آجکل نجف الاشرف کہتے ہیں عراق میں مدفون ہوئے۔

(ہفت روزہ لاہور 10۔ فروری 1996ء)

ایک اچھی بات

قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو کوتوجہ نہیں ہے۔ جو لوگ پورے زور سے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔

دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان (واقفینِ نو) بچوں کو پہنچانا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

عام طور پر اخبارات میں لکھے گئے مضامین کے متعلق نہیں کہا جاسکتا کہ مضمون نگار اپنے الفاظ کا تلفظ کس طرح کرتا ہے۔ وہ لکھ تو دیتا ہے اور چونکہ عام طور پر اردو عبارات زیر زبر وغیرہ کے بغیر ہی ہوتی ہیں اس لئے کہا نہیں جاسکتا کہ لکھنے والا ان الفاظ کو بولتا کس طرح ہے۔ سوائے اس کے کہ کسی ایسی زبان کا لفظ لکھے جس میں زیر زبر لگانے ضروری ہوں اور ان کے بغیر مطلب بھی بدل جائے۔ تو اس کے لکھنے سے پتہ چل سکتا ہے کہ لفظ غلط لکھا گیا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں ایک انگریزی روزنامے میں الیہ کی بجائے علیہ لکھا ہوا تھا۔ اس کی میں نے تصحیح کروائی تو اخبار مذکور نے میرا خط چھاپ کر اس کی تصحیح کر دی۔ کہ یہ لفظ علیہ نہیں ہے الیہ ہے۔ اسی طرح بی۔ بی۔ سی اردو سروس والے متحدہ عرب اِمارات کہتے ہیں گویا کہ الف کے نیچے زیر۔ میں نے انہیں بھی اس کی تصحیح کی طرف توجہ دلائی۔ خط تو نہیں لکھا صرف اپنے پیڈ پر اتنا لکھ کر کہ متحدہ عرب اِمارات کی بجائے اَمارات کہا کریں انہیں ارسال کر دیا۔ وہ بھی صحافی ہیں اور بڑے منجھے ہوئے صحافی۔ اور صحافت کے کئی پہلو ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کسی ہی کے نام کا خط خود لکھ کر شائع کر دیا کرتے ہیں انہوں نے کسی اور شخص کے نام سے ایک خط براڈ کاسٹ کر دیا "کہ فلاں شخص نے ہماری توجہ اس بات کی طرف دلائی ہے کہ متحدہ عرب اِمارات نہیں بلکہ اَمارات کا لفظ ہونا چاہئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لفظ اَمارت سے نہیں ہے اور ہم نے خود جاکر متحدہ عرب اِمارات میں دیکھا ہے کہ اسی طرح بولتے ہیں۔ چنانچہ ہم یہ درستی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم متحدہ عرب اِمارات ہی کہا کریں گے۔" خیر۔ کسی کو تصحیح کی طرف توجہ دلائی جائے تو مقصد اپنے نام کی پروجیکشن تو نہیں ہوتی مقصد تو صرف یہ ہوتا ہے کہ لفظ کی تصحیح ہو جائے۔ اور اگر تصحیح ہو جائے تو تصحیح کرنے والے کو بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر نہ ہو تو پھر بھی کوئی ایسی بات نہیں لیکن بی۔ بی۔ سی۔ والوں نے سنا تو ہوگا کہ عرب اِمارات کہتے ہیں لیکن انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ بولنے والی زبان اور لکھی جانے والی زبان میں فرق ہے۔ اور عربی میں تو یہ فرق بہت نمایاں ہے۔ عوام الناس کی زبان تو وہ ہے جو وہ روزمرہ میں بولتے ہیں اور لکھے پڑھے لوگ جو لکھتے ہیں اس میں فرق ہے۔ اور صرف عربی زبان ہی میں نہیں۔ آپ لندن چلے جائیے۔ لندن کی کاکنی زبان جو ہے وہ اس زبان سے بے حد مختلف ہے جو لکھی اور پڑھی جاتی ہے۔ غالباً اسی لئے لکھی اور پڑھی جانے والی زبان جو نہایت اچھی ہوتی ہے۔ صاف ہوتی ہے۔ واضح ہوتی ہے اور درست ہوتی ہے اسے کنگز یا کوئینز انگلش کہا جاتا ہے۔ متحدہ عرب اَمارات میں بھی اِمارات کہنے والے عوام الناس ہیں یہ مشکل ایک دفعہ مغربی افریقہ میں بھی پیش آئی۔ وہاں پر جو مقامی بادشاہ ہیں جنہیں کہیں اوبا کہا جاتا ہے کہیں امیر کہا جاتا ہے۔ ان کے لفظ امیر کو Amir سے نہیں لکھا جاتا Emir سے لکھا جاتا ہے۔ اور جب ہم امیر کا لفظ لکھتے ہیں مثلاً اپنی لوکل جماعت کے سربراہ کو ہم امیر جماعت کہتے ہیں تو A سے۔ لکھتے ہیں۔ شروع شروع میں اس بات کی مشکل پیش آئی کہ ہماری جماعت کا سربراہ بھی امیر اور لوکل بادشاہ بھی امیر۔ چنانچہ اس کو یوں حل کرنے کی کوشش کی گئی کہ ہمارا امیر۔ "اے" کے ساتھ ہے اور آپ کا امیر "ای" کے ساتھ ہے۔ اور ان کی تسلی ہو گئی اور وہ بھی الف کی طرح نہیں بلکہ تقریباً زیر کی طرح ایمر کر کے بلاتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ لفظ بدل جاتا ہے اور واقعی جس طرح انہوں نے عرب امارات کے متعلق کہا ہے اور اس کو امارات بولنے سے پتہ چلتا ہے کہ صحیح عربی بولی گئی ہے۔ صحیح نام لیا گیا ہے 'اور اِمارات کہنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عوام الناس کے لہجے میں بات کی گئی ہے۔ ہمارا یہ مقصد تو نہیں تھا کہ وہ ہمارے نام کے ساتھ خط کو نشر کرتے نام تو ہم نے لکھا ہی نہیں تھا گرچہ رائٹنگ پیڈ پر تو تھا۔ لیکن رائٹنگ پیڈ پر تو کوئی شخص بھی لکھ سکتا ہے اپنے تشخص کو پیش نہ کرنے کے لئے ہم نے اپنا نام اس پیڈ پر نہیں لکھا تھا۔ لیکن بہرحال اب ہم پھر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ متحدہ عرب اَمارات ہے اِمارات نہیں۔ اب بی۔ بی۔ سی۔ کی مرضی ہے وہ مانے یا نہ مانے۔ کم از کم اتنا تو کہہ دیں کہ ہم عوام الناس کی زبان بول رہے ہیں۔

ہماری تاریخ

1954ء میں جاپان میں ورلڈ ریلیجن کانگریس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں صدر "انانائی کیو" مسٹر شن نیگامی نے امیر جماعت نائیجیریا اور ایڈیٹر دی ٹروتھ (نسیم سیفی) سے خط و کتابت کی اور ان کا ایک خط 19۔ مارچ 1954ء کے اخبار ٹروتھ میں شائع شدہ ہے۔

جناب من

یہ جانتے ہوئے جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے آپ ورلڈ ریلیجن کانگریس کے اغراض و مقاصد سے ہمدردی رکھتے ہیں جو کہ عنقریب جاپان میں منعقد ہونے والی ہے ہم نہایت خلوص کے ساتھ آپ کو دوبارہ اس بات کی تحریک کرتے ہیں کہ آپ کوئی نہ کوئی رستہ نکالیں تاکہ آپ ہمارے ساتھ جاپان میں اس کانگریس میں شامل ہو سکیں۔ اگر مالی یا وقت کی مشکلات ہوں تو انہیں دور کرنے کی کوشش کیجئے۔ تاکہ آپ جاپان آسکیں۔ ایشیا اور یورپ کے مختلف ممالک

باقی صفحہ 6 پر

حضرت السید حلمی الشافعی

آپ 21- مارچ 1929ء کو قاہرہ (مصر) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولوی تھے اور کٹر وہابیانہ مزاج رکھتے تھے۔ محترم حلمی صاحب بھی ایسے ہی نظریات کے ساتھ جوان ہوئے لیکن نہایت وسیع مذہبی مطالعہ رکھتے تھے۔ فیکلٹی آف سائنس قاہرہ یونیوسٹی سے بی ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد الازہر یونیورسٹی میں حساب اور فزکس کے استاد ہو گئے۔ 6 سال کی ملازمت کے بعد پیٹرولیم انجینئرنگ کا دو سالہ کورس مکمل کیا اور پھر ملازمت کے سلسلہ میں متعدد عرب ممالک میں مقیم رہے جن میں سعودی عرب 'لیبیا' الجیریا' عراق' کویت' متحدہ عرب امارات اور سوڈان شامل ہیں۔ 1965ء میں آپ کی ملاقات ایک مخلص اور فدائی مصری عرب احمدی محترم مصطفیٰ ثابت صاحب سے ہوئی جن کی دو سال تک مسلسل کوششوں سے آپ کے شکوک دور ہوئے اور اس طرح قبول احمدیت کی سعادت 1967ء میں حاصل کی۔ والد چونکہ مولوی تھے اس لئے انہوں نے اگرچہ ان کے اس فیصلہ کو ناپسند تو کیا لیکن چونکہ وہ آپ کے اعلیٰ کردار سے متاثر تھے اس لئے زیادہ مخالفت نہیں کی۔ دیگر رشتہ دار بھی اگرچہ مخالفت کرتے رہے لیکن مذہبی معاملات میں فتویٰ آپ ہی سے لیا کرتے تھے۔

1980 میں آپ کو پہلی بار ربوہ اور قادیان جانے کی توفیق ملی اور حضرت امام جماعت الثالث سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کی۔ اس قیام کے دوران سری نگر (کشمیر) بھی تشریف لے گئے۔

1986ء میں آپ نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی۔ 1986ء سے 1994ء تک آپ بحیثیت امیر جماعت احمدیہ مصر خدمات سرانجام دیتے رہے اور پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد پر برطانیہ تشریف لے آئے اور اسلام آباد (برطانیہ) میں رہائش پذیر ہو کر خدمت دین میں مصروف ہو گئے۔ بعض کتب کے عربی زبان میں ترجمہ کرنے کے کام کے علاوہ آپ عربک سیکشن کے انچارج رہے اور عربی زبان میں طبع ہونے والے ماہنامہ "التقویٰ" کے مدیر کے فرائض بھی بجالاتے رہے۔ ٹیلی ویژن احمدیہ کے ناظرین عرب بھائیوں کے لئے پیش کئے جانے والے پروگرام لقاء مع العرب" کے حوالے سے بھی آپ سے واقف ہیں۔ عرب بھائیوں کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد پر آپ نے اب تک کئی ممالک کے دورہ جات بھی کئے جن میں یوگنڈا' مالی' ارجنٹائن' بیلجیئم' ہالینڈ' جرمنی اور بعض عرب ممالک شامل ہیں۔

یادرفتگان .... محمد سلیم ناصر

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ

ہماری والدہ محترمہ زوجہ چوہدری بشیر احمد کاٹھ گڑھی مورخہ 22 جون 1995ء فرانکفرٹ جرمنی میں انتقال کر گئیں جہاں آپ کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی موجود تھیں۔ آپ چوہدری بوٹے خان کی بیٹی تھیں۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دربان تھے۔ سلسلہ احمدیہ کی فدائی تھیں اپنا چندہ میعاد سے قبل از وقت ادا کرتیں اپنی اولاد کو ہمیشہ تلقین کرتیں کہ سلسلہ کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے تمام بچے اور بچیاں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کر رہے ہیں۔ تمام بچوں کو اچھی تعلیم دلوائی اور ہر طرح سے ان کی تربیت کا خیال رکھا انتہائی غربت کے دنوں میں بھی اولاد کو تکلیف نہیں آنے دی۔ 1973ء میں والد صاحب کے راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے کے بعد بڑا صبر کا نمونہ دکھایا۔ اور تمام بچوں کو بھی صبر کی تلقین کی جب بچوں کو ملنے کے لئے جرمنی جاتیں اور سلسلہ کی کتب اپنے ہاتھ ضرور رکھتیں۔ گاہے بگاہے سب کو ایمان افروز واقعات سناتیں مہمان نوازی میں آپ کو بڑا لطف آتا مہمان اگر آدھی رات کو بھی آجاتا تو اس کو کھانا پکا کر دیتیں اور مہمان کا ہر طرح کا خیال رکھتیں سردیوں میں وضو کے لئے پانی گرم کر کے دیتیں۔ غریب پروری کی صفت بھی نمایاں تھی کبھی کسی سوالی کو واپس نہ کرتیں سوٹ اور جوتوں کے جوڑے ہمیشہ غریبوں میں تقسیم کرتی رہتیں۔ علاج معالجہ کے لئے نقد رقم بھی دیتیں تمام رسالے اور الفضل کا مطالعہ کرتیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے والدہ محترمہ کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں اور اولاد کو ان کی نیک صفات اپنانے اور دین و دنیا میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایم اے نعیم خان- مربی سلسلہ

علامہ بیضاوی

علامہ بیضاوی کا نام نامی عبداللہ بن عمر بن محمد اور کنیت ابو الخیر اور لقب ناصر الدین ہے- حوالئی شیراز میں سے بیضا نامی ایک گاؤں کو آپ کے وطن ہونے کا شرف حاصل ہوا- آپ شیراز میں قاضی القضاۃ تھے- طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے کہ جب علامہ شیراز سے طبریز تشریف لے گئے تو بعض فضلاء کی مجلس درس میں جانے کا اتفاق ہوا- آپ فروتنی اور انکساری اختیار کر کے طلباء کی اخیری صف میں بیٹھ گئے مدرس صاحب نے ایک نکتہ بیان فرمایا اور طلباء سے اس کا جواب پوچھا- فرمایا کہ جواب کی طاقت نہ ہو تو صرف اس کا اعادہ بھی کافی ہے- اور ان کا گمان یہ تھا کہ اس کا حل کسی سے نہیں ہوگا- علامہ نے سوال کے اختتام پر جواب دینا شروع کیا مدرس صاحب نے فرمایا جواب تو جبھی قبول ہو سکتا ہے کہ آپ سوال بھی سمجھتے ہوں علامہ نے فرمایا کہ سوال لفظ بلفظ دہرادوں یا صرف اس کا مطلب ادا کر دینا کافی ہے مدرس صاحب کے تو ہوش اڑ گئے- اور فرمایا کہ لفظاً دہرادو آپ نے بعینہٖ اس کا اعادہ فرما کر اس کا جواب دیا اور ایک سوال اپنی طرف سے پیش کر کے مدرس صاحب سے جواب طلب کیا مدرس صاحب نے عذر خواہی کر کے معافی طلب کی اور علامہ صاحب کی فطانت پر ششدر رہ گئے-

علامہ صاحب نے ایک فعال زندگی بسر کی آپ نے 682ھ یا 685ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا- آپ کی تصانیف ساری مقبول عام ہیں اور ان میں سے زیادہ مشہور و معروف حسب ذیل ہیں- مختصر الکشاف ' مختصر ابوسبط- منہاج- شرح منہاج- شرح ابن حاجب- طوالع- شرح المصابیح- شرح الکافیہ لابن حاجب علامہ بیضاوی کے لقب میں سے بیضاء سفید روشن ' چمک دار' عام طور پر اسلام اور ملت اسلامیہ کے لئے استعمال ہوتا ہے- اور دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے مختلف مقامات کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے- حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ کی ممتاز صفت کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے- مصنف یاقوت نے بیضاء نامی سولہ مختلف جگہوں کا ذکر کیا ہے اس نام کے مقامات میں سب سے اہم ترین مقام ایرانی شہر البیضاء ہے جو فارس کے صوبہ شیراز کے شمال اور اصطخر کے مغرب میں واقع ہے اس کا اصلی نام نُسا تھا- چوتھی صدی ہجری / دسویں صدی عیسوی میں اصطخر بہت بڑا تھا- بہت سے اہل علم اس شہر کے ساتھ منسوب ہیں ایک اور شہر لیبیا کا سابق دار الحکومت "الزاویہ البیضاء" ہے دیکھئے کتاب بیضاۂ الزاویہ- جہاں تک علامہ بیضاوی کی تفسیر' انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بالتفسیر "البیضاوی" جو کہ 1282ھ میں طبع ہو کر نو لکشور دہلی سے چھپی-

آپ نے قرآن حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی شیراز کے ہی قاضی القضاۃ مقرر ہوئے ان کی شہرت ایک جید عالم کی حیثیت سے بھی ہے- آپ کو تفسیر' حدیث' فقہ' علم الکلام میں دسترس حاصل تھی-

علامہ بیضاویؒ نے تفسیر' قانون' فقہ' علم الکلام اور صرف و نحو کے موضوعات پر کتابیں لکھی ہیں- ان کی سب سے مشہور تصنیف تفسیر قرآن ہے جو "انوار التنزیل و اسرار التاویل" کے نام سے لکھی گئی- عام طور پر اسے تفسیر بیضاوی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے- یہ تفسیر زمخشری کی "الکشاف" کی تلخیص اور ترمیم شدہ صورت ہے کیونکہ وہ معتزلی خیالات کے مطابق لکھی گئی تھی- اہلسنت کے نزدیک یہ بڑی پائے کی تفسیر ہے- اور درس نظامی میں شامل ہے- علامہ بیضاوی کی دوسری تصانیف میں منہاج الوصول' غایتہ القصویٰ' لب الالباب فی علم الاعراب- مصباح الارواح اور نظام التواریخ فارسی میں اہم ہیں- ماخذ مضامین (اسلامی انسائیکلوپیڈیا اردو دائرہ معارف تفسیر بیضاوی پارہ اول مترجم اردو از حضرت مولانا مولوی محمد ایوب صاحب کشمیر بازار لاہور-

---

میاں خیرالدین صاحب متوطن قادر آباد متصل قادیان

(ولادت جنوری 1889ء بیعت 1904ء زیارت 1904ء' وفات 4 وفا 1328 ہش مطابق 4 جولائی 1949ء

بمقام احمد نگر ضلع جھنگ)

آپ کے والد میاں محمد بخش صاحب ابتداء میں ہی شامل احمدیت ہو گئے تھے- آپ کا گھرانہ گویا خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زیر سایہ ہی رہتا تھا اور نہ صرف یہ کہ اس مبارک خاندان کے دوسرے افراد قادر آباد (قادیان سے متصل ذیلی بستی) میں جاتے اور مستری صاحب کو شرف خدمت حاصل ہوتا بلکہ ایک بار خود حضرت صاحب تشریف لے گئے- فرمایا کرتے تھے جب میں نجاری کا کام سیکھنے لگا تو حضرت صاحب کو دعا کے لئے عرض کیا تو حضرت صاحب نے دعا فرمائی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بے حد برکت دی-

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کے ایک عظیم نشان کے عینی شاہد بھی تھے جس کی تفصیل ان کے الفاظ میں یہ ہے:-

جب ہمارے ملک میں طاعون پھوٹی تو ہمارے گاؤں قادر آباد میں بھی شروع ہو گئی اور بہت سے لوگ بیمار ہو گئے منجملہ ان میں سے میرے والد صاحب بھی تھے- میں اور میری والدہ صاحبہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس گئے آپ اس وقت کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے میری والدہ صاحبہ نے سارا حال بیان کیا اور دعا کے لئے بھی عرض کی- آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی اور اپنے میز کی دراز سے ایک نربسی (جدوار) کی گنڈی دی اور فرمایا کہ اس کو رگڑ کر پھوڑے پر لگاؤ اور چار پانچ آنے کے پیسے بھی دیئے اور آپ نے یہ حکم دیا کہ تم (-) دعا بہت پڑھو اور لوگوں کو بھی پڑھاؤ- میری والدہ صاحبہ نے عرض کیا کہ مجھے یہ دعا یاد نہیں رہے گی آپ اس کو کاغذ پر لکھ دیں تو آپ نے یہ دعا ایک کاغذ پر لکھ دی اور یہ بھی فرمایا کہ تم گھروں سے نکل جاؤ اور لوگوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی گھروں سے نکل جائیں تب ہم نے گھر آ کر والد صاحب کی چارپائی گاؤں کے باہر درختوں کے نیچے بچھائی اور لوگوں کو بھی کہا کہ تم گھروں سے نکل جاؤ.......جو ان میں سے نکلے وہ بچ گئے اور باقی سب کے سب موت کا شکار ہوئے اور ہم نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حکم کے مطابق نربسی کی گھنڈی پھوڑے پر لگائی اور دعا بکثرت پڑھی اور سب لوگوں کو یاد کرائی تب خداوند تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعا سے اور آپ کے بیان کردہ علاج سے ہمارے والد صاحب کو شفا بخشی اور ہمیں غموم وہموم سے نجات بخشی-"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عہد مبارک کی بعض مرکزی تعمیرات میں آپ کو خدمت بجا لانے کا موقع ملا- تقسیم ملک سے پہلے جماعت احمدیہ قادر آباد کے پریذیڈنٹ تھے 1947ء کے بعد اہل و عیال سمیت احمد نگر متصل ربوہ میں پناہ گزین ہوئے یہاں بھی ایک سال تک سیکرٹری ضیافت رہے- مہمانوں کی خدمت شوق سے کرتے تھے- طبیعت میں بہت فروتنی اور ملنساری تھی- بزرگان سلسلہ کی خدمت کو سعادت سمجھتے تھے- اکثر وقت تلاوت کلام الٰہی میں گزارتے تھے- خود بھی عبادت کے پابند تھے اور اپنے رشتہ داروں کو بھی پابندی عبادت کی تاکید کیا کرتے تھے- موصی اور صاحب رؤیا تھے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ مبارک کے حالات دردمند لہجے میں سنایا کرتے تھے- المختصر ایک نیک سیرت اور سچے اور مخلص احمدی بزرگ تھے-

---

فاصلے

فاصلے سنگ میلوں سے ماپیں اگر
پھیلتے پھیلتے
پھیل جاتے ہیں یہ تا بہ حدِّ نظر
اور کسی بھی مسافر کا کوئی سفر
ختم ہوتا نہیں- بالیقیں
جیسے مشرق سے مغرب کو چلنے لگے
اور سورج کی مانند ڈھلنے لگے
یا خلاؤں میں پرواز کرتا ہوا
اور ہر گام پر
شوقِ بے نام پر
اپنی سانسوں کو ہمراز کرتا ہوا
دور سے دور جائے نکل
وہ جو دیوار کے اس طرف جا رہے
کون جانے کہاں تک چلا جائے گا
اور واپس نہیں آئے گا
فاصلے
سنگ میلوں کے ناطے سے بڑھتے رہیں
آسماں کی بلندی پہ چڑھتے رہیں
تصور کو گر کام میں لائیں ہم
دل کو بہلائیں ہم
تو ہر اک فاصلہ ہے قدم دو قدم
دور کی چیز نزدیک آنے لگے
اپنی سانسوں میں آکر سمانے لگے
یوں سمجھ لو کہ شہ رگ کے نزدیک تر
بیٹھ کر
دور رہ کر بھی اس کا نہ احساس ہو
ہم سے شائد بچھڑ کر گیا ہے کہیں
سنگ میلوں سے صرفِ نظر کیجئے
اور تصور سے ہر فاصلہ ماپئے
دور کی چیز نزدیک آجائے گی
سنگ میلوں کی دہشت کو کھا جائے گی

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش میں سول نافرمانی

بنگلہ دیش میں اپوزیشن جماعتوں کی اپیل پر تین دن کی سول نافرمانی کے پہلے دن دارالحکومت ڈھاکہ اور دیگر شہروں میں کاروبار زندگی مکمل طور پر معطل رہا۔ پورے بنگلہ دیش میں کام بند رہا۔ بینک' تجارتی ادارے' اور ٹریفک بند رہی۔ ڈھاکہ میں اپوزیشن عوامی لیگ اور مخالف پارٹیوں نے ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔ کئی لوگوں کے مرنے اور زخمی ہونے کی خبریں ملی ہیں۔

بنگلہ دیش کی اپوزیشن پارٹیوں نے 15۔ فروری کے انتخابات کا بائیکاٹ کیا تھا اور نگران وزیراعظم بیگم خالدہ ضیاء سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں اور کسی نگران وزیراعظم کی سربراہی میں عام انتخابات کرائے جائیں۔ مسز خالدہ ضیاء نے کہا تھا کہ اس مطالبہ کی بنگلہ دیش کے آئین میں کوئی گنجائش نہیں۔ چنانچہ اپوزیشن کی تمام جماعتوں کے بائیکاٹ کے باوجود 15۔ فروری کو سخت حفاظتی انتظامات میں عام انتخابات منعقد ہوئے اور کوئی مقابلہ نہ ہونے کی وجہ سے بنگلہ دیش کی حکمران جماعت نے دو تہائی سے زائد نشستیں حاصل کر لیں۔

لیکن اپوزیشن کا احتجاج اور ایجی ٹیشن نہ صرف جاری ہے بلکہ اس میں شدت آگئی ہے۔ اب معاملہ ہڑتالوں سے بڑھ کر سول نافرمانی تک پہنچ گیا ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کے مابین بات چیت کا کوئی سلسلہ موجود نہیں ہے اور بظاہر یہ بحران سلجھنے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے۔ روز روز کی ہڑتالوں سے عوامی سطح پر اپوزیشن کے خلاف فضا بن رہی ہے۔

ooo

بھارت-ماحولیات کی حفاظت

بھارت کے وفاقی وزیر برائے ماحولیات مسٹر راجیش پائیلٹ نے بتایا ہے کہ ملک کی 95 انڈسٹریز کو ماحولیاتی آلودگی پھیلانے کے جرم میں بند کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے کئی سالوں سے ان کارخانوں کو متنبہ کیا جارہا تھا کہ وہ ماحولیات کو آلودہ کرنے سے روکنے کے آلات نصب کریں لیکن انہوں نے اس بارے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اب بھی اگر ان کارخانوں نے آلودگی روکنے کے لئے 3 ماہ کے اندر اندر کوئی قدم نہ اٹھایا تو ان کی بجلی اور پانی بھی بند کر دیا جائے گا۔

دنیا بھر میں ماحولیات کی آلودگی ایک ایسے سنگین بحران کی نشاندھی کر رہی ہے جس پر اگر بروقت قابو نہ پایا گیا تو عالم انسانیت مجموعی طور پر شدید بیماریوں کا شکار ہو جائے گی۔ ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے اوزون Ozone کی حفاظتی تہہ میں ایک بڑا سوراخ ہو گیا ہے۔ اور یہ سوراخ جو ماحولیاتی آلودگی کے سبب پیدا ہوا ہے دن رات بڑھتا جا رہا ہے اور اس کے کم ہونے کے کوئی آثار دکھائی نہیں دے رہے۔

ooo

صدر صدام حسین کے دامادوں کی ہلاکت

عراق کے صدر صدام حسین کے دونوں دامادوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے حکومت عراق کے خلاف بغاوت کرنے کے بعد گذشتہ سال اگست میں اردن میں پناہ حاصل کرلی تھی۔ اور وہاں سے بیٹھ کر صدر صدام حسین کے خلاف مہم چلانی شروع کی تھی۔ بتایا گیا ہے کہ ان دونوں نے اپنے معافی نامے داخل کئے جن کو صدر صدام حسین نے قبول کرلیا اور ان کو عراق میں داخلے کی اجازت دے دی۔ عراق میں داخل ہونے کے بعد اگلے دن ہی ان دونوں کو جو دو بھائی ہیں قتل کر دیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ دونوں کی بیویوں نے جو صدر صدام حسین کی بیٹیاں ہیں ان دونوں سے طلاق حاصل کر لی تھی۔ عراق کے ذرائع کا کہنا ہے کہ ان دونوں کو ان کے اپنے خاندان کے افراد نے بغاوت کرنے اور صدر صدام حسین اور عراق کے مفادات کے منافی سرگرمیوں کی وجہ سے موت کی سزا دے دی۔ اس واقع میں کل نو افراد ہلاک ہوئے جن میں ان دونوں بھائیوں کے والد بھی شامل ہیں۔

ان میں سے ایک عراق کے ملٹری پروگرام کے انچارج کے عہدے پر فائز تھے۔ اور انہوں نے اردن میں قیام کے دوران عراق کی فوجی صلاحیت کے بارے میں اقوام متحدہ کے اہلکاروں کو اہم معلومات فراہم کی تھیں۔ عراق کے ذرائع نے ان دونوں کے فرار ہونے کے بعد بتایا تھا کہ انہوں نے دانستہ بعض اہم معلومات اقوام متحدہ کے اداروں کو غلط طور پر فراہم کی تھیں۔

امریکہ میں ایک صدارتی ترجمان مسز میڈیلین نے کہا کہ اس واقع سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدر صدام حسین ایک آمر مطلق ہیں اور ان کی کسی بات پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ صدام حسین کس طرح سے اپنے ساتھیوں اور مخالفوں سے برتاؤ کرتے ہیں۔ اردن کے وزیراعظم نے اس واقعہ کے بعد کہا کہ صاف طور پر ان افراد کو قتل کیا گیا ہے اور ان کے قتل کا حکم صدر صدام حسین نے جاری کیا تھا۔ اور ان کے قتل کی ذمہ دار عراق کی حکومت ہے۔ سعودی عرب کے شہزادہ خالد نے اس واقعہ کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی اور امریکہ کو کہا کہ وہ عراق پر حملہ کرکے صدر صدام حسین کی حکومت کو زبردستی ختم کردے کیونکہ عراق کے اندر کوئی شخص صدام حسین کو ہٹا نہیں سکتا۔

ooo

پاکستان کے تاجروں کا مطالبہ

پاکستان کے آٹو پارٹس مینو فیکچررز تاجروں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر ان کو بھارت سے گاڑیوں کے پارٹس در آمد کرنے کی اجازت دے دی جائے تو اس سے پاکستان میں گاڑیوں کی قیمتیں کم ہو سکتی ہیں۔ یہ تاجر بھارت میں آٹو پارٹس کے بارے میں ایک کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے بڑی تعداد میں گئے ہوئے ہیں ان تاجروں نے کہا کہ ہم یہ پارٹس مغربی ممالک امریکہ اور جاپان سے در آمد کرتے ہیں۔ یہ ممالک ترقی پذیر ممالک کا استحصال کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بھارت میں آٹو پارٹس انڈسٹری نے گزشتہ 40 سال میں جو نمایاں ترقی کی ہے اس سے پاکستان کو فائدہ اٹھانا چاہئے اور مغربی ممالک کے تاجروں کے استحصال سے چھٹکارا پانا چاہئے۔

بھارت کے ساتھ تجارت کے معاملہ پر پاکستان کی حکومت نے آمادگی ظاہر کی ہے اور پاکستان کی اپوزیشن کے لیڈر مسٹر نواز شریف نے بھی جو ایک بڑے تاجر اور صنعت کار ہیں اس کی تائید کی ہے مگر ابھی تک عملاً دونوں ممالک کے درمیان آزادانہ طور پر تجارت شروع نہیں ہو سکی۔ تاہم دونوں ملکوں کے درمیان تاجروں اور صنعتکاروں کی آزادانہ آمدو رفت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اور سرکاری اور غیر سرکاری حکام بڑی تعداد میں دونوں ملکوں کے درمیان آتے جاتے رہتے ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان مسئلہ کشمیر کی وجہ سے کشیدگی قائم رہتی ہے اور بھارت سے آزادنہ تجارت کے مخالف عناصر اس کو کشمیریوں کی تحریک آزادی کی مخالفت بتاتے ہیں۔ حال ہی میں دونوں ملکوں کے اشتراک وتعاون اور مشترکہ میزبانی میں کرکٹ کا ون ڈے ورلڈ کپ شروع ہے۔ اور دونوں ممالک کے کرکٹ کے افسران اس بارے میں ایک دوسرے سے قریبی روابط استوار کئے ہوئے ہیں۔

ooo

بقیہ صفحہ 4

اور مختلف مذاہب کے لوگ اس کانگریس میں شریک ہو رہے ہیں جبکہ سارے کا سارا جاپان اس قومی تقریب میں حصہ لے رہا ہے اگر آپ بذات خود آسکیں تو یقیناً اس کانگریس کی کامیابی یقینی ہو جائے گی۔ اور اس کے بہت دور رس اور گہرے نتائج نکلیں گے۔ البتہ اگر آپ کے لئے آنا ناممکن ہو تو مہربانی کرکے اپنے کسی نمائندے کو جو آپ کی تنظیم کی نمائندگی کرے یہاں بھیج دیجئے۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ آپ ہمارے ساتھ دوستانہ رویہ رکھیں گے۔ بہرحال مہربان دوست! اپنے خیالات ہمارے ایجنڈے کے متعلق ارسال ضرور کیجئے۔ آپ کے خیالات ایک خصوصی نمبر کتاب میں شائع کئے جائیں گے اور پندرہ سو مذہبی اور روحانی تنظیموں میں ساری دنیا میں تقسیم کئے جائیں گے۔ اور اس طرح آپ روحانی طور پر ہمارے ساتھ شرکت کرنے والے ہوں گے۔

(یہ خط جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔ انانائی کیو کے صدر مسٹر شن نیگامی کی طرف سے خاکسار نسیم سیفی کے نام لکھا گیا تھا۔)

نصاب سہ ماہی امتحانات انصار اللہ

○ مجلس انصار اللہ پاکستان کے سہ ماہی امتحانات برائے سال 1996ء کے لئے درج ذیل نصاب مقرر ہوا ہے۔ جملہ زعماء انصار اللہ سے درخواست ہے کہ براہ کرم اس سے اپنے تمام انصار بھائیوں کو آگاہ کر دیں اور اس کے مطابق کتابچہ ہدایات برائے سال 1996ء کے صفحہ 44 پر ضروری ترمیم فرمالیں۔

(1) سہ ماہی اول۔ (جنوری تا مارچ)
1۔ ترجمہ کلام الٰہی (پ) نمبر 12 نصف آخر
2۔ کتاب ایک غلطی کا ازالہ
3۔ کتاب بنیادی نصاب

(2) سہ ماہی دوم۔ (اپریل تا جون)
1۔ ترجمہ کلام الٰہی (پ) نمبر 13 نصف اول
2۔ کتاب (۔) اصول کی فلاسفی۔ پہلا سوال
3۔ کتاب زھق الباطل خطبات نمبر 1 تا نمبر 5

(3)۔ سہ ماہی سوم۔ (جولائی تا ستمبر)
1۔ ترجمہ کلام الٰہی (پ) نمبر 13 نصف آخر
2۔ کتاب (۔) اصول کی فلاسفی بقیہ چار سوال
3۔ کتاب زھق الباطل خطبات نمبر 6 تا نمبر 10

(4) سہ ماہی چہارم (اکتوبر تا دسمبر)
1۔ ترجمہ کلام الٰہی (پ) نمبر 14 نصف اول
2۔ کتاب مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی
3۔ کتاب زھق الباطل خطبات نمبر 11 تا نمبر 14

براہ کرم ایسا انتظام فرمائیں کہ ہر سہ ماہی کے پہلے دو ماہ میں اس سہ ماہی کے مقررہ نصاب کی سب انصار کو باقاعدہ کلاسوں میں اور درس و تدریس کے ذریعے اچھی طرح سے تیاری کروا دی جائے۔ اور تیسرے ماہ کے پہلے دس دنوں کے اندر سب انصار اپنے امتحانی پرچے خود حل کر کے اپنے سائق یا زعیم کو پہنچا دیں۔ اور زعماء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انہیں جلد از جلد مرکز کو ارسال کر دیں تاکہ سہ ماہی ختم ہونے سے پہلے پہلے سب پرچے مرکز میں پہنچ جائیں۔

براہ کرم یہ امر بھی ملحوظ رکھیں کہ ان امتحانات میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے اور ہر مجلس کے کم از کم نصف انصار کی شرکت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرکزی امتحانات کے اس نہایت درجہ مفید پروگرام سے زیادہ سے زیادہ انصار کو پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور اس کے نہایت بابرکت نتائج ظاہر فرمائے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

پس اس کی رحمت سے فائدہ اٹھاؤ۔ جو تمہاری ترقی کے لئے۔ تمہارے فائدہ کے لئے وہ نازل کر رہا ہے۔ اور پھر ان خاص اوقات سے فائدہ اٹھاؤ۔ جو تمہارے ہی فائدہ کے لئے اس نے رکھ دیئے ہیں اگر ان اوقات کو بھی سستی سے ضائع کر دو گے تو نہایت ہی افسوس کی بات ہوگی۔

(از خطبہ 20۔ جون 1919ء)

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان کی دوسری فتح

6 Th WORLD CUP 1996

پاکستان نے اپنے دوسرے میچ میں نو آموز ہالینڈ کی ٹیم کو ایک آسان بلکہ یکطرفہ مقابلے میں 8 وکٹوں سے ہرا دیا جبکہ ابھی میچ کے 20 اوورز باقی تھے۔ ہالینڈ کی ٹیم نے 7 وکٹوں پر صرف 145 رنز بنائے۔ نو آموز ٹیموں میں سے ہالینڈ کو سب سے بہتر ٹیم قرار دیا جا رہا تھا۔ انہوں نے اچھے مقابلے کئے تھے۔ لیکن پاکستان کے مقابلے میں ان کا کھیل یکطرفہ ثابت ہوا۔ اس میچ کی خاص بات فاسٹ باؤلر وقار یونس کا فارم میں آجانا ہے جنہوں نے چار وکٹیں حاصل کیں اور مین آف دی میچ کا اعزاز حاصل کیا۔ ون ڈے میں چار وکٹیں حاصل کرنا غیر معمولی کارکردگی شمار کیا جاتا ہے۔ وسیم اکرم مسلسل دوسرے میچ میں بھی کامیاب نہ رہے۔ گزشتہ میچ میں تین وکٹیں لینے والے مشتاق احمد سے ہالینڈ کی ٹیم ڈر کر کھیلی جس کی وجہ سے وہ وکٹوں سے محروم رہے۔ تاہم ان کی باؤلنگ سب سے زیادہ اکنامک باؤلنگ رہی۔ افتتاحی کھلاڑی عامر سہیل دوسرے میچ میں بھی ناکام رہے اور سعید انور اور اعجاز دوسرے میچ میں بھی کامیاب رہے۔ تاہم کپتان وسیم اکرم کا کہنا ہے کہ عامر سہیل کو نکالنے کا رسک نہیں لے سکتے۔

پٹنہ بھارت میں ہونے والا میچ بارش کے سبب جاری نہ رہ سکا۔ زمبابوے نے کینیا کے خلاف بیٹنگ شروع کی اور 15.5 اوورز میں تین وکٹوں پر 45 رنز بنائے۔

ورلڈ کپ میں جہاں ایک طرف بڑی ٹیموں کا مقابلہ جاری ہے وہیں پر چھوٹی ٹیموں کا بھی باہمی مقابلہ ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ امارات' کینیا' ہالینڈ اور زمبابوے کی ٹیموں میں سے کون آگے نکلتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ میچ دلچسپ ہے۔

ابھی تک دونوں نو آموز ٹیموں کے مقابلے میں پاکستان کو پہلی باری نہیں ملی۔ پہلے میچ میں کپتان وسیم اکرم نے خود پہلی باری نہیں لی جبکہ دوسرے میچ میں ہالینڈ نے پہلی باری خود لے لی۔ جس کا نتیجہ ہے کہ دونوں میچوں میں پاکستان کی ٹیم کو 50 اوورز کھیلنے کا موقع نہیں ملا اور ابھی تک پاکستانی شائقین جاوید میاں داد کا کھیل دیکھنے سے محروم ہیں۔

29 فروری کو پاکستان کے پول کا سب سے اہم میچ ہو گا۔ یعنی کراچی میں جنوبی افریقہ کے ساتھ مقابلہ ہو گا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم داؤد احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کے دو بیٹوں مقصود احمد و اشفاق احمد 96-2-19 کو بذریعہ موٹر سائیکل احمد نگر سے ربوہ آرہے تھے۔ کہ ایک ٹرالی سے ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں دونوں کو شدید چوٹیں آئیں۔ مقصود احمد کا فیصل آباد میں ٹانگ کا اپریشن ہونا ہے ہر دو بچوں کی مکمل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

نعم البدل

○ مکرم سیف اللہ رند صاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان کی بیٹی بعمر ڈیڑھ سال بقضائے الٰہی مورخہ 96-2-21 کو وفات پا گئی اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل سے نوازے۔

کامیابی

○ عزیز سعید الدین احمد ابن مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور الفیصل ماڈل ہائی سکول کی کلاس نو میں 523/550 نمبر لے کر اول آیا ہے۔ اس طرح تین سالوں سے اپنی کلاس میں اول پوزیشن حاصل کر رہا ہے۔ عزیز وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید کامیابیوں سے نوازے۔

مطالعہ کتب برائے اطفال

○ مارچ میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "سوانح حضرت عثمانؓ" مقرر کی گئی ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

گورنمنٹ آف پاکستان کے کمپیوٹر لٹریسی پروگرام کا مختصر تعارف

○ کمپیوٹر کی ایجاد نے بلاشبہ تعلیمی' اقتصادی' دفاعی اور مواصلاتی شعبوں میں ترقی کی رفتار کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور اب زندگی کے ہر شعبہ میں اس ایجاد کی ضرورت ناگزیر ہو گئی ہے۔ حکومت پاکستان نے اس کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ ایسے ادارہ جات کھولنے کا اعلان کیا ہے جہاں پر کمپیوٹر سے متعلقہ کورسز کروائے جائیں۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان نے مختلف ادارہ جات کو دعوت دی ہے کہ وہ ملک کے مختلف علاقہ جات میں کمپیوٹر ٹریننگ کے ادارہ جات کھولیں۔ مختلف ادارہ جات نے مختلف علاقوں میں جن کمپیوٹر سنٹرز کا اجراء کیا ہے کی تفصیل ذیل میں درج ہے:-

ادارہ کمپیوٹر سینٹرز کھولنے کے علاقے (جو سپرد ہوتے ہیں)

حبیب بینک = نوشہرہ' جہلم' اوکاڑہ
یو۔بی۔ایل = شیخوپورہ' صادق آباد' مظفر آباد
زرعی ترقیاتی بینک = ڈی جی خان' خضدار' جیکب آباد
انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک = نوشہرو فیروز' ڈی آئی خان
نیشنل بینک = میرپور خاص' بہاولپور' سیالکوٹ
این ڈی ایف سی = نواب شاہ' گوجرہ
بینکرز ایکویٹی = مردان' خیرپور
واپڈا منگورہ = منڈی بہاؤالدین' کوئٹہ' گجرات
پی ایس او = بدین' پسنی
پاکستان سٹیل = ٹھٹھہ' کوٹ ادو
پی آئی اے = لاڑکانہ' میرپور' تربت' گوادر
سٹیٹ لائف = قصور' جھنگ
آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کارپوریشن = ٹنڈو آدم' فتح جنگ' گوجر خان
پی ٹی سی = ہری پور' اٹک' ساہیوال
آئی سی پی = کراچی
این آئی ٹی = سہون شریف

مذکورہ بالا ادارہ جات نے ان مقامات میں سے اکثر مقامات پر کمپیوٹر سنٹرز کا آغاز کر دیا ہے اور بعض مقامات پر سینٹرز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

کورسز اور داخلہ کا طریق کار

ان ادارہ جات میں فی الحال دو کورسز کروائے جا رہے ہیں۔ A کورس میں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ ہے اور B کورس کے لئے A کورس پاس کیا ہونا ضروری ہے۔ A کورس میں داخلہ سے قبل ہر امیدوار کو ایک Aptitudetest اور انٹرویو پاس کرنا ہوتا ہے۔

کورسز کا دورانیہ اور فیس

کورس A دورانیہ 8 ہفتہ کل فیس 850 روپے
کورس B دورانیہ 8 ہفتہ کل فیس 1200 روپے

وہ تمام طلبہ جو یہ کورس کرنا چاہیں وہ مذکورہ بالا ان ادارہ جات سے رابطہ کریں۔ یہ ادارہ جات قومی اخبارات میں داخلہ کا اعلان کرتے ہیں۔ نظارت تعلیم قومی اخبارات کے حوالہ سے داخلہ جات کے اعلان الفضل میں شائع کرواتی ہے۔ تاہم طلبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی ان دنوں قومی اور مقامی اخبارات کا مطالعہ ضرور کرتے رہیں تاکہ بلا تاخیر وہ داخلہ کے لئے درخواست دے سکیں۔

اعلان داخلہ ایم فل / پی۔ایچ۔ڈی (کیمسٹری)

○ HEJ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری یونیورسٹی آف کراچی نے ایم فل اور PH.D پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

دونوں پروگرام میں داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ دینا لازمی ہو گا جو مورخہ 6۔ اپریل 96ء کو انسٹی ٹیوٹ میں ہو گا۔

درخواست دہندہ کا ایم۔ ایس۔ سی Organic کیمسٹری / بایو کیمسٹری ہونا لازمی ہے۔

داخلہ فارم انسٹی ٹیوٹ سے 100 روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اپریل 96ء ہے۔ بحوالہ روزنامہ ڈان 20 فروری 96ء

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے صدر مسٹر شنکر دیال شرما نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان شملہ معاہدے کے تحت تمام معاملات پر مذاکرات کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان محاذ آرائی کی راہ ترک کردے۔ اس کے جدید ہتھیار حاصل کرنے سے علاقے میں کشیدگی بڑھے گی اور اسلحہ کی دوڑ کو شہ ملے گی۔ ہر خطرے سے نمٹنے کے لئے مسلح افواج کی صلاحیت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بھارتی صدر نے دعویٰ کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں امن و امان کی صورت حال قابو میں آ گئی ہے۔ وہاں جلد انتخابات کراوئے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ پاکستان کے سوا تمام پڑوسی ملکوں سے ہمارے تعلقات خوشگوار ہیں۔ بھارتی صدر کی تقریر کے دوران شیم شیم کی آوازیں آتی رہیں۔ حوالہ کیس کے متعلق سرکاری اور اپوزیشن ارکان ایک دوسرے پر شدید الزامات لگاتے رہے۔ شوروغل پر اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے شہباز شریف کی صحت کے بارے میں ان ریمارکس کا اظہار کیا ہے کہ عدالت شہباز شریف کو سرجری پر مجبوری نہیں کر سکتی۔ فاضل عدالت نے استفسار کیا کہ مسٹر شہباز شریف کا علاج کیسے ہو رہا ہے اس پر اڈیالہ جیل کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے جواب دیا کہ سینئر میڈیکل آفیسر کی ہدایت پر عمل کیا جا رہا ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اقلیتی ووٹر اپنی مخصوص نشستوں کے علاوہ عام نشستوں پر بھی ووٹ ڈالنے کے اہل ہوں گے وفاقی کابینہ نے انتخابی اصلاحات کمیٹی کی سفارشات منظور کر لیں اس کے تحت ووٹ ڈالنے کے لئے شناختی کارڈ کی پابندی ختم کر دی گئی ہے یہ اہم فیصلہ بھی کیا گیا کہ قومی و صوبائی الیکشن ایک ہی دن ہوں گے۔ ایک روزہ پولنگ کی وجہ سے سیاسی کشیدگی اور اخراجات میں کمی ہو گی۔ امن و امان کا مسئلہ بھی قابو میں رہے گا۔ پولنگ میں استعمال ہونے والے بیلٹ باکس شفاف ہوں گے جن کے اندر بھی دیکھا جا سکے گا۔ امیدوار کے مرنے کی صورت میں بھی پولنگ جاری رہے گا۔

○ بھارتی وزیراعظم مسٹر نرسیمہا راؤ کے خلاف تیلگو دیشم پارٹی کی طرف سے پیش کی گئی تحریک عدم اعتماد ڈراپ کر دی گئی۔ تحریک کو اپوزیشن جنتا دل اور کمیونسٹ پارٹی میں سے کسی کی بھی حمایت حاصل نہ ہو سکی۔

○ کور کمانڈروں کے اجلاس میں دفاعی حکمت عملی کے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔ بھارت میں پرتھوی میزائیلوں کی آزمائش اور تنصیب اور ایٹمی دھماکے کی تیاریوں کے باعث ملکی دفاع کو درپیش خطرات کا جائزہ لیا گیا۔

○ مقبوضہ جموں و کشمیر اور آزاد کشمیر کے درمیان سرحدی حد بندی کنٹرول لائن پر پاک بھارت افواج کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ جاری ہے۔ تازہ ترین جھڑپوں کا آغاز ضلع جموں کے آر ایس پورہ سیکٹر میں ہوا۔ جو اتوار اور پیر کی رات جاری رہی۔ ٹیٹوال اور سنیل کی چوکیوں سے بھارتی فوج نے سرحد کے پار گولیاں برسائیں جس کے جواب میں پاکستانی فوج نے بھی ہلکے اور درمیانی ہتھیاروں سے فائرنگ کی۔ رات کے اندھیرے میں ہونے والی اس فائرنگ سے کسی کے زخمی یا ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں مل سکی۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے اس بیان پر کہ "ہاری کے بیٹے کو ہاری بننا چاہئے" تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر بھٹو کی غریب دوستی کا پول کھل گیا ہے۔ ہم تو ہاری کے بیٹے کو بھی صدر اور وزیراعظم بنانا چاہتے ہیں۔ وزیراعظم کا یہ بیان رجعت پسندی اور طبقاتی امتیاز کا حامل ہے۔ مغرب کی تعلیم یافتہ خاتون ابھی تک دقیانوسی باتوں پر یقین رکھتی ہے۔ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ میں محنت کش خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ ہم ایسا نظام لانا چاہتے ہیں جس سے ہر شخص پر ترقی کے دروازے کھل جائیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے اپوزیشن سے تعلقات بہتر بنانے کے لئے اپنی پارٹی کے رہنماؤں کو اپوزیشن کے خلاف بیانات دینے سے روک دیا ہے۔ بے نظیر بھٹو اب قائد حزب اختلاف کے ساتھ خط و کتابت کا نیا سلسلہ شروع کریں گی۔ سینٹ اور قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں اپوزیشن ارکان پر دباؤ بڑھانے یا انہیں زچ نہ کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئیں ہیں۔

○ امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے نے کہا ہے کہ بھارت کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا امکان بہت زیادہ ہے۔ امریکی ادارے کے مطابق بھارت دنیا کے ان 10 "ہائی رسک" ممالک میں شامل ہے جن کے ٹوٹ پھوٹ جانے کا قوی خطرہ ہے۔ ایسے دیگر ممالک میں ترکی بھی شامل ہے۔

○ نیشنل بینک غلہ منڈی برانچ کامونکی میں رات کے وقت ڈاکوؤں نے ڈیڑھ کروڑ روپے کے لگ بھگ نقد رقم 'بانڈز' اور طلائی زیورات لوٹ لئے' گن مین کو گولی مار کر بے ہوش کر دیا اور گیس سلنڈر سے سیف کو کاٹا۔ واردات کا پتہ صبح ہونے پر چلا۔ لاہور میں ٹیمپل روڈ پر الائیڈ بینک کو لوٹ لیا گیا۔ ڈاکو اطمینان سے پیدل فرار ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے عملہ اور گاہکوں پر تشدد کیا۔ عملہ کو سٹرانگ روم میں بند کر دیا۔ افسر نے الارم بجایا۔ دکاندار نے پولیس کو فون کیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔

○ اسرائیل نے فلسطینی علاقوں کی سرحدیں بند کر دی ہیں۔ وزیراعظم شمعون پیریز پر فلسطینیوں سے مستقل علیحدگی کے لئے دباؤ بڑھ گیا ہے۔ تاہم مسٹر پیریز فلسطینیوں کی معاشی ترقی کے حامی ہیں۔

○ وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ ری کنڈیشنڈ کاروں کی درآمد پر پابندی برقرار رہنی چاہئے۔ کئی ممالک میں ایسی پابندی سے ہی ان کی ملکی صنعت کو فروغ ملا ہے۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے ہم کالا باغ ڈیم نہیں بننے دیں گے۔

○ بمبئی میں مسلم کش فسادات کی تحقیقات کرنے والے ٹربیونل کو توڑنے کے خلاف مکمل ہڑتال ہوئی۔ تجارتی مراکز اور کاروباری ادارے بند رہے۔ ٹریفک بھی معطل رہی۔ اپوزیشن کے کارکنوں نے ٹرینوں اور سرکاری بسوں پر پتھراؤ کیا۔ احتجاج کرنے والے تین سو کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ بھارتی حکومت کا کہنا ہے کہ تین سال قبل قائم ہونے والے اس ٹربیونل نے کوئی کارکردگی نہیں دکھائی لہٰذا اس کو بے کار سمجھ کر توڑ دیا گیا ہے۔

○ پاکستان میں امریکہ کے سابق سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان 1889ء میں ایٹمی پروگرام کیپ CAP کرنے کا معاہدہ طے پایا تھا۔ اس معاہدہ میں سابق صدر غلام اسحاق خان' بے نظیر بھٹو جنرل مرزا اسلم بیگ سابق صدر بش اور ریگن شامل تھے۔ لیکن یہ معاہدہ توڑنے پر 1990ء میں پریسلر ترمیم لاگو کی گئی۔ سابق امریکی سفیر نے کہا کہ بھارتی میزائیلوں کا مقصد پاکستان کو اشتعال دلانا ہے۔

○ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ الطاف گروپ کے مفرور دہشت گردوں کو پاکستان لانے کا سلسلہ جلد شروع ہو جائے گا۔ کراچی کے مسئلہ کو انٹرنیشنلائز کرنے کی الطاف حسین کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہو گی وزیر داخلہ نے یورپی پارلیمنٹ کی نگرانی میں حکومت اور ایم کیو ایم مذاکرات کی تجویز مسترد کر دی۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ پرویز الٰہی اور شہباز شریف کی ملاقات میں نے کرائی۔ لیکن افسوس ہے کہ اس اچھے جذبے کا جواب نہیں ملا۔ انہوں نے کہا ورلڈ کپ میچوں کے لئے بھی ارکان کو کارڈ بھیجے ہیں۔ مثبت جواب ہم سب کے لئے اچھا ہو گا۔

○ اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف کے لندن میں قیام میں توسیع ہو گئی ہے وہ اپنے بیٹے حسین نواز کا رشتہ طے کرنے کے بعد واپس آئیں گے۔

○ وزیراعظم بے نظیر 5- مارچ سے انڈونیشیا اور برونائی کا دورہ کریں گی۔

○ مسلم لیگ (ج) کے مسٹر اسد جونیجو نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے اتحاد کے لئے کی جانے والی کوششیں رک گئی ہیں۔

○ پاکستان نے امریکی سی آئی اے کی اس رپورٹ کو مسترد کر دیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کا امکان ہے۔ پاکستانی ترجمان نے کہا ہے کہ جنگ کا مہنگا کھیل کوئی نہیں کھیل سکتا۔

○ بنگلہ دیش میں تحریک سول نافرمانی پر گرفتاریاں شروع ہونے کے بعد اپوزیشن رہنما روپوش ہو گئے۔ چٹاگانگ میں حکومت اور اپوزیشن کے حامیوں میں جھڑپیں ہونے کی اطلاعات ملی ہیں جبکہ فائرنگ کے تبادلہ اور دستی بموں کے استعمال سے 40- افراد زخمی ہو گئے۔

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ ڈاکٹر رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3½ تا 7½ بجے شام

دو ادبی مجموعے
باندازِ دگر (نثری مجموعہ)
دشتِ طلب (شعری مجموعہ)
حمید المحامد حامد ایم اے کے لکھے ہوئے ادبی شہ پارے۔ صوری و معنوی دونوں اعتبار سے لائق توجہ اور آپکی ذاتی لائبریری میں گراں قدر اضافہ۔ آج ہی منگوائیے
ملنے کا پتہ
65 - سی ڈی اے ماڈل ٹاؤن
ہمک ضمنی اسلام آباد

جدید اور روایتی زیورات
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجامِ عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حبِ نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534